حمد کا مستحق خدا ہی ہے

(فرمودہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

میاں محمد ظہور صاحب ساکن پٹیالہ برادر خورد ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کا نکاح ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سکینہ بنت میاں عبدالحق صاحب ساکن بدوملی سے مبلغ پانچ سو روپیہ مہر بشمولیت زیور پڑھا۔ [1]

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا :

رسول کریم ﷺ نے خطبہ نکاح کا خلاصہ یعنی وہ مضمون جو ان آیات سے استدلال ہوتا ہے جن کا رسول کریم ﷺ کے فعل سے نکاح کے خطبہ میں پڑھنا مسنون ہے وہ اس عبارت میں بیان فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ [2] یہ بھی گو مختصر ہے لیکن قرآن کریم کی آیات کی طرح مختلف مضامین اس میں سے نکلتے ہیں۔ ان آیات سے علاوہ اجتماع اور نکاح سے متعلق مسائل کے اور مسائل بھی نکلتے ہیں اور قرآن کی آیتوں میں اور بھی دقیق معارف ہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے ان آیات میں اس موقع پر جو خلاصہ نکالا ہے وہ اتنا ہے جو نکاح سے تعلق رکھتا ہے۔ اس خلاصہ میں بتایا گیا ہے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور کسی کی صحیح تعریف اور سچی تعریف خدا ہی کر سکتا ہے۔ دیکھ لو یہ کس قدر مختصر فقرہ ہے مگر اس کا نکاح کے معاملہ میں کس قدر اثر ہے۔ بہت سے نکاح بابرکت نہیں ہوتے اس لئے کہ لوگ ایسی خوبیوں کے امیدوار ہوتے ہیں جو بعد میں ملتی نہیں۔ لوگ دولت مند، بڑے حسب والی اور خوبصورت عورت سے شادی کرنا چاہتے ہیں ان کا خیال ہوتا ہے کہ دولتمند، مالدار اور بڑے

حسب کی عورت اگر نکاح میں آئے گی تو ہمیں بھی اس کے ذریعہ مال و دولت اور عزت مل جائے گی۔ اسی طرح لڑکوں کے متعلق ہے لیکن بعض دفعہ موقع آتا ہے تو یہ امید پوری نہیں ہوتی اور پھر گلے شکوے ہوتے ہیں اس لئے رسول کریم ﷺ کہتے ہیں اَلْحَمْدُلِلّٰہِ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ انسانوں میں ایسا وجود جس میں کوئی عیب نہ ہو تلاش کرنا غلطی ہے۔

پھر اَلْحَمْدُلِلّٰہ کے یہ بھی معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی مستحق ہے کہ کسی کی صحیح تعریف کرے چونکہ دوسری شق یہی ہے کہ انسان اپنے ذہن میں کچھ نقشے تجویز کیا کرتے ہیں وہ نقشے پورے نہیں اترا کرتے۔ لڑکی کے ماں باپ کہتے ہیں کہ لڑکی خوبصورت ہے اور لڑکے کے خویش و اقارب بھائی اور دوست کہا کرتے ہیں کہ لڑکا بہت خوش خلق ہے مگر بات یہ ہے کہ اپنے کے عیب نظر نہیں آیا کرتے۔

مشہور ہے کہ کسی بادشاہ نے اسی بات کے تجربہ کے لئے ایک زریں ٹوپی دربار کے ایک حبشی غلام کو دی۔ سامنے بہت سے لڑکے کھیل رہے تھے ان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ان لڑکوں میں سب سے زیادہ جو لڑکا خوبصورت ہے یہ ٹوپی اسی کے سر پر رکھ دے۔ ان لڑکوں میں اس حبشی غلام کا بیٹا بھی کھیل رہا تھا جس کی آنکھیں رمد آلود تھیں اور ناک بہہ رہی تھی ناک بیٹھی ہوئی اور ہونٹ موٹے تھے۔ وہ حبشی بغیر جھجک کے بڑھا اور وہ ٹوپی اپنے لڑکے کے سر پر رکھ دی درباری ہنس پڑے۔ بادشاہ نے کہا میں نے تجھے یہ کہا تھا کہ اس بچے کے سر پر رکھنا جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو۔ حبشی غلام نے جواب دیا کہ حضور میں نے اسی کے سر پر رکھی ہے جو میرے نزدیک سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔

پس اصل بات یہ ہے کہ اپنوں کے عیب نظر میں نہیں آتے اور یہ فطرتی بات ہے کہ انسان اپنوں کے عیب دیکھتا نہیں سوائے ان روحانی لوگوں کے جو روحانیات میں بہت کمال حاصل کرلیتے ہیں ورنہ محبت اور تعلق انسان کی آنکھ پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں کہ وہ جھوٹ ہی کہتے ہیں۔ نہیں بلکہ وہ سنجیدگی سے ایسا کیا کرتے ہیں اور ان کے قلوب میں یہی جذبات ہوتے ہیں۔

اور پھر پسندیدگی کا معیار بھی الگ الگ ہوتا ہے۔ کوئی زیادہ نمک پسند کرتا ہے کوئی کم۔ کوئی سفید رنگ کو پسند کرتا ہے کوئی چلبلی طبیعت کو ترجیح دیتا ہے۔ پس اگر لڑکی والے کہتے ہیں کہ

لڑکی بہت اچھی ہے تو وہ اپنے معیار اور طبیعت کے مطابق کہتے ہیں اور لڑکے والے بھی اگر اپنے لڑکے کو اچھا کہتے ہیں تو اپنی پسند اور اپنے جذبات کے مطابق کہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ دوسروں کے معیار کو بھی کہتے وقت مد نظر رکھتے ہیں۔ اور دوسرے کے خیال میں ہوتا ہے کہ اس نے دیانتداری سے کام نہیں لیا۔

پس فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ سب تعریفوں کی مستحق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ وہ بتا سکتا ہے کہ کون مستحق تعریف ہے اور کون خوبیوں والا ہے۔ بعض مخفی عیب ہوتے ہیں جن کو کوئی نہیں جان سکتا مگر خدا تعالیٰ ان کو بھی جانتا ہے۔ ان کے متعلق اس کے سوا کون بتا سکتا ہے۔

اس عبارت کے اگلے حصوں میں علاج بتائے گئے ہیں جو میں نے کئی دفعہ بیان کئے ہیں۔ مختصراً یہ کہ انسان کو چاہئے کہ استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور پھر اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں برکت ڈال دیتا ہے۔

(الفضل ۹۔ نومبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۶)

ا؎ الفضل ۲۔ نومبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۲

۲؎ سنن ابی حنیفۃ و اسمها التاریخی مسند الامام الاعظم کتاب النکاح